4617CH15

کابلی والا

میری پانچ برس کی بچّی، جس کا نام مُنّی ہے، گھڑی بھر کو خاموش نہیں رہتی۔ ایک دن صبح سویرے میں اپنے ناول کا سترہواں باب لکھ رہا تھا، مُنّی نے آ کر کہا:

''بابو جی! سُبودھ (میرا نوکر) کوّے کو کاگ کہتا ہے، وہ کچھ نہیں جانتا۔'' اور اس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں اُس نے دوسری بات شروع کر دی: ''دیکھیے بابو جی بھولا کہتا ہے کہ آسمان میں ہاتھی اپنی سونڈوں سے پانی برساتے ہیں، بھولا ایسی ہی جھوٹی باتیں کرتا ہے۔''

میں نے ہنس کر مُنّی سے کہا: ''منّی تو بھولا کے ساتھ جا کر کھیل، مجھے اس وقت کام کرنا ہے۔''

میرا گھر سڑک کے کنارے ہے۔ ایک دن مُنّی میرے کمرے میں کھیل رہی تھی، اچانک وہ کھیل چھوڑ کر برآمدے میں دوڑ گئی اور زور زور سے ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارنے لگی۔

کابلی والے کے کندھے پر میوے کا تھیلا اور ہاتھ میں انگوروں کی پٹاری تھی۔ موٹے موٹے کپڑے کا ڈھیلا ڈھالا کُرتا پہنے، صافہ باندھے، لمبے ڈیل ڈول کا ایک کابلی والا سڑک پر آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا۔

مُنّی کی آواز سُن کر، ہنس مُکھ کابلی والے نے گھوم کر دیکھا۔ مُنّی گھبرا گئی اور اُس کابلی والے کو پھاٹک میں اندر آتا دیکھ کر بھاگ گئی۔ اس لیے کہ مُنّی کی ماں کہا کرتی تھی کہ کابلی والے بچّوں کو تھیلے میں ڈال کر لے جاتے ہیں۔

میں نے مُنّی کا خوف دوٗر کرنے کے لیے اُس کو اندر سے بُلایا۔ کابلی والا اپنی جھولی سے کِشمش نکال کر مُنّی کو دینے لگا۔ مُنّی کسی طرح لینے پر راضی نہ ہوئی، اُس کا شبہ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ ڈر کر مجھ سے لپٹ گئی۔

کابلی والے سے میرا تعارف اس طرح ہوا۔

میں ایک روز کسی ضروری کام سے باہر جا رہا تھا، دروازے پر دیکھا کہ مُنّی اُس کابلی والے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔ وہ بادام اور کشمش لیے ہوئے تھی۔ میں نے کابلی والے سے کہا: ''یہ سب کیوں دیا؟ اب مت دینا۔'' یہ کہہ کر میں نے جیب سے اٹھنّی نکال کر کابلی والے کو دی۔ اُس نے بلا جھجک اٹھنّی لے کر جیب میں ڈال لی۔

جب میں کام سے لوٹ کر گھر آیا تو میں نے دیکھا کہ اُس اٹھنّی کی وجہ سے گھر میں بڑا شور مچا ہوا ہے۔ مُنّی کی ماں اُس سے ڈانٹ کر پوچھ رہی تھی کہ تو نے اُس سے اٹھنّی کیوں لی؟ مُنّی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُس نے کہا: ''میں نے نہیں مانگی، وہ اپنے آپ دے گیا۔'' میں مُنّی کو لے کر باہر چلا گیا۔

معلوم ہوا کہ یہ کابلی والے کا دوسرا پھیرا نہیں تھا، وہ روز روز گھر آتا تھا۔ اور پستے بادام دے کر اُس نے مُنّی سے دوستی کر لی تھی۔

کابلی والے کا نام رحمت تھا۔ رحمت اور مُنّی کی عمر میں زمین آسمان کا فرق تھا، پھر بھی دونوں ایک دوسرے کے دوست ہو گئے۔ اُن دونوں میں کچھ بندھی ٹکی باتیں ہوتی تھیں۔

کابلی والا کہتا: ''مُنّی سسرال جاؤ گی؟'' مُنّی نہیں جانتی تھی کہ سُسرال کسے کہتے ہیں؟ لیکن بھلا وہ چُپ رہنے والی کہاں تھی۔ وہ اُلٹا کابلی والے سے پوچھتی: ''تم سُسرال جاؤ گے؟'' رحمت گھونسا تان کر کہتا: ''میں تو سُسرے کو ماروں گا۔'' یہ سُن کر مُنّی خوب ہنستی۔

ہر سال جب جاڑے کا موسم ختم ہونے لگتا، تو رحمت اپنے وطن جانے کی تیاری کرتا اور گھر گھر جا کر اپنا روپیہ وصول کرتا، مگر ایک بار مُنّی سے ملنے ضرور آتا۔

ایک دن میں اپنے کمرے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا، اچانک گلی میں بڑا شور وغُل سنائی دیا۔ میں نے کھڑے ہو کر دیکھا رحمت کو دو سپاہی باندھے لیے جا رہے تھے، پیچھے سے لڑکوں اور راہ گیروں کا مجمع چلا آ رہا تھا۔ رحمت کے کُرتے پر خون کے دھبے تھے اور ایک سپاہی کے ہاتھ میں خون سے بھری چھُری تھی۔ میں بھاگا گیا اور سپاہیوں کو روک کر پوچھا: ''کیا بات ہے؟'' معلوم ہوا کہ پڑوس میں ایک چپراسی نے رحمت سے ایک چادر لی تھی اور اب وہ دام دینے سے انکار کرتا تھا، اس پر جھگڑا ہو گیا اور رحمت نے غصّے میں چپراسی پر چھُری سے حملہ کر دیا۔

رحمت اس بے ایمان چپراسی کو سیکڑوں گالیاں دے رہا تھا۔ اس بیچ میں ''کابلی والے او کابلی والے'' پکارتی ہوئی مُنّی بھی وہاں آ گئی۔

رحمت کا چہرہ دَم بھر کے لیے خوشی سے کھِل اُٹھا۔ مُنّی نے آتے ہی اُس سے پوچھا: ''تم سُسرال جاؤ گے؟''

رحمت نے ہنس کر کہا: ''ہاں وہیں جا رہا ہوں۔'' اُس نے دیکھا کہ اِس جواب سے مُنّی کو ہنسی آ گئی تب اُس نے گھونسا دکھا کر کہا: ''میں سُسرے کو مارتا تو ضرور، لیکن کیا کروں میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

کچھ دنوں کے بعد اِس جُرم میں رحمت کو سات سال کی سزا ہو گئی۔ اس واقعے کے بعد کئی دن گزر گئے، مُنّی کابلی والے کو بھول گئی۔

مُنّی بڑی ہو گئی اور پھر اُس کی شادی بھی طے ہو گئی۔ آخر کار شادی کی تاریخ آ پہنچی۔ مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا، اچانک اُس وقت رحمت وہاں آ گیا۔

پہلے تو میں اُس کو پہچان نہ سکا، اس کی ہنسی سے سمجھ گیا کہ یہ رحمت ہے، میں نے پوچھا: ’’کیوں رحمت کب آئے؟‘‘

’’کل ہی شام کو جیل سے چھوٹا ہوں۔‘‘

میں نے کہا: ’’آج تو میں بہت مصروف ہوں، پھر کبھی آنا۔‘‘

وہ اُداس ہو کر جانے لگا، لیکن پھر ہچکچاتے ہوئے بولا: ’’بابو جی! مُنّی کہاں ہے؟‘‘

میں نے کہا: ’’آج گھر میں کام ہے، مُنّی سے بھی ملاقات نہ ہوگی۔‘‘ وہ اُداس ہو گیا۔

’’اچھا... بابو جی سلام۔‘‘ کہہ کر جانے لگا۔

مجھے جیسے دھکّا سا لگا۔ جی چاہا کہ اُس کو بلا لوں۔ اتنے میں دیکھا کہ وہ خود ہی واپس آرہا ہے۔ واپس آکر اُس نے کہا: ’’یہ کچھ کشمش بادام مُنّی کے لیے لایا تھا، اُس کو دے دیجیے۔‘‘

میں نے اس کی قیمت ادا کرنی چاہی۔ تب اُس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: ’’آپ کی مہربانی میں کبھی نہیں بھول

سکتا۔ مجھے قیمت نہ دیجیے، بابو جی! مُنّی جیسی میری بھی بیٹی ہے، اِسی لیے میں اُس کے لیے میوہ لاتا تھا۔ میں یہاں سودا بیچنے نہیں آتا۔‘‘

اِتنا کہہ کر اُس نے کُرتے کے اندر سے ایک میلے کاغذ کی پُڑیا نکالی۔ بڑی احتیاط سے پُڑیا کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ اُس کاغذ پر ایک چھوٹے سے ہاتھ کا نشان تھا۔ اپنی بیٹی کی اِس نشانی کو چھاتی سے لگا کر رحمت اِتنی دور سے میوہ بیچنے کلکتہ آیا تھا۔

یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں سب کچھ بھول گیا، بس یہ بات یاد رہ گئی کہ میں بھی باپ ہوں اور وہ بھی باپ ہے۔ میں نے اُسی وقت مُنّی کو اندر سے بلایا۔ مُنّی شادی کے کپڑے اور زیور پہنے ہوئے آئی، اور شرمائی شرمائی میرے سامنے کھڑی ہوگئی۔

اُس کو دیکھ کر کابلی والا گھبرا سا گیا اور بات بھی نہ کر سکا۔ پھر اُس نے ہنس کر کہا :

''مُنّی ! تو سُسرال جارہی ہے؟''

اب مُنّی سُسرال کے معنی سمجھنے لگی تھی، اس نے شرما کے سر جھکا لیا۔ رحمت کچھ سوچ کر زمین پر بیٹھ گیا، جیسے اُس کو یکا یک احساس ہوا کہ اُس کی لڑکی بھی اِتنے دنوں میں بڑی ہوگئی ہوگی۔ اِن آٹھ برسوں میں اُس کا کیا ہوا، کون جانے ! وہ اُس کی یاد میں کھو گیا۔

رابندر ناتھ ٹیگور

معنی یاد کیجیے

باب	:	کتاب کا ایک مکمل حصّہ، دروازہ
صافہ	:	پگڑی
زمین آسمان کا فرق	:	بہت بڑا فرق
خوف	:	ڈر
مجمع	:	بھیڑ
شبہ	:	شک
مصروف	:	کام میں لگا ہوا
احتیاط	:	چوکسی
میوہ	:	سوکھے پھل جیسے پستہ، بادام، کِشمِش وغیرہ
پڑیا	:	کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا جس میں کوئی چیز لپیٹی جائے
سودا	:	وہ سامان جو خریدا اور بیچا جائے
یکا یک	:	اچانک

سوچیے اور بتایئے

1. مُنّی کون تھی؟
2. مُنّی نے بابو جی سے سبودھ کی کیا شکایت کی؟
3. کابلی والے کا حلیہ کیسا تھا؟
4. کابلی والے کو دیکھ کر مُنّی کیوں گھبرا گئی؟
5. مُنّی کی ماں اُسے کس بات پر ڈانٹ رہی تھیں؟
6. وطن جانے سے پہلے کابلی والا گھر کیوں جاتا تھا؟
7. کابلی والے کو جیل کیوں بھیجا گیا؟
8. کابلی والا مُنّی کو اپنی جھولی سے کیا دیا کرتا تھا؟
9. کابلی والے کے پاس اپنی بیٹی کی کیا نشانی تھی؟
10. مُنّی کو دیکھ کر کابلی والے کو کیا یاد آیا؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے

1. میں اپنے ناول کا ——— باب لکھ رہا تھا۔
2. کابلی والے سے میرا ——— اس طرح ہوا۔
3. کابلی والے کا نام ——— تھا۔
4. پیچھے سے لڑکوں اور راہ گیروں کا ——— چلا آ رہا تھا۔
5. کابلی والا کہتا : ”مُنّی ——— جاؤ گی؟“
6. رحمت گھونسا تان کر کہتا، ”میں تو ——— کو ماروں گا۔“
7. رحمت گھر گھر جا کر اپنا روپیہ ——— کرتا۔

8. میں نے کہا: ''آج تو میں بہت ——— ہوں۔

9. اُس کاغذ پر ایک چھوٹے سے ——— کا نشان تھا۔

10. اس کو ——— احساس ہوا کہ اس کی لڑکی بھی اِتنے دنوں میں بڑی ہوگئی ہوگی۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے

صافہ ڈیل ڈول خوف مصروف احتیاط

ان لفظوں کے متضاد لکھیے

دوست پیچھے بے ایمان خوشی خوش نما الٹا انکار

نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے

دام وصول کرنا لین دین کرنا وار خالی جانا حق مارنا مال دبا لینا۔

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنا کر لکھیے

باتیں آنسو راہ گیر لڑکی میوہ سپاہیوں چادر مہمانوں برسوں

نیچے دیے ہوئے جملوں کو کہانی کی ترتیب سے لکھیے

1. مُنّی کی ماں اُس سے ڈانٹ کر پوچھ رہی ہے کہ تو نے اُس سے اَٹھنّی کیوں لی؟

2. رحمت کا چہرہ دم بھر کے لیے خوشی سے کھل اٹھا۔

3. دروازے پر دیکھا کہ مُنّی اس کابلی والے سے بڑے مزے سے باتیں کر رہی تھی۔

4. مُنّی بڑی ہوگئی اور پھر اُس کی شادی بھی طے ہوگئی۔
5. میری پانچ برس کی بچی، جس کا نام مُنّی ہے، گھڑی بھر کو خاموش نہیں رہتی۔
6. اب مُنّی سسرال کے معنی سمجھنے لگی تھی، اس نے شرما کے سر جھکا لیا۔
7. یہ کچھ کشمش بادام مُنّی کے لیے لایا تھا، اس کو دے دیجیے۔

صحیح جملوں کے سامنے صحیح ☑ اور غلط کے سامنے غلط ☒ کا نشان لگائیے

1. میری چھ برس کی بچی، جس کا نام چُنّی ہے۔ ( )
2. سُبو دھ نوکر کا نام ہے جو کوّے کو کاگ کہتا ہے۔ ( )
3. میرا گھر سڑک سے دور ہے۔ ( )
4. کابلی والا ہنس مکھ تھا۔ ( )
5. کابلی والے نے کہا: ''مُنّی سسرال جاؤ گی؟'' ( )
6. کابلی والا ہر سال جاڑے کے موسم میں آتا تھا۔ ( )
7. کابلی والے کا نام عظمت تھا۔ ( )

غور کرنے کی بات

- سبق میں ایک لفظ ''سسرے'' آیا ہے جس کے معنی سسر ہیں۔ لیکن یہ لفظ چھیڑ چھاڑ، ہنسی مذاق، پیار، اور طنز کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔